حرماں نصیب

افسانہ

از آن فاطمہ

اس نے ایک نظر کمرے میں سوئی نومیہ کو دیکھا جو پرسکون نیند سو رہی تھی۔وہ گہرا سانس بھرتے دروازہ بند کرتے کمرے میں چلی آئی ارادہ اپنی بہن شازی کو فون ملانے کا تھا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا اور دانیہ نے اندر جھانکا۔

بھابھی ذرا دو کپ چائے اور ساتھ کچھ لوازمات بھی دے دیں۔میری دوستیں آئی ہیں۔"اس کی بات پہ وہ تھکی ہاری ضبط کرکے اٹھی اور کچن میں چلی آئی۔اگلے دس منٹ میں اس کام سے فراغت حاصل کرتے ایک بار پھر وہ کمرے میں آئی تو اب کی بار بلانے والی اس کی ساس تھی۔

جی ماما۔"وہ ان کے نزدیک جاتے بولی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کھانے وغیرہ کا انتظام کرلیا نا۔رئید آنے والا ہوگا۔''ان کی بات پہ اس نے" ایک نظر گھڑی پہ ڈالی۔

''لیکن ابھی تو ان کے آنے میں کافی وقت۔"

تم کام کرلو گی بی بی تو کیا جائے گا تمہارا۔ذرا سا ہاتھ پیر ہلانے کا کہ دو تو" میڈیم جی کے وجود میں درد شروع ہوجاتا ہے۔''وہ غصے سے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔وہ لب بھینچ گئی۔

میں نے ایسا نہیں کہا ماما۔وہ صفائی دینے والے انداز میں بولی۔جانتی تھی کہ جب رئید آئیں گے تو کتنی شکایتیں کریں گی اور پھر ان کا کمرہ خراب ہوگا۔

میں بنالیتی ہوں۔''وہ جی کڑا کر بولی۔ان کو جواب دینا مطلب رئید سے" شامت بلوانا تھا۔

ہم تو تمہاری عمر میں ہٹے کٹے ہوا کرتے تھے۔پھرتیاں دکھاتے تھے لیکن آج" کل کی نسل کو دیکھ لو توبہ توبہ۔''ان کی آواز تیز سے تیز تر ہوتی جارہی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔ صبح سے پورے گھر کی صفائی کرکے وہ تھک چکی تھی۔پہلے پہل تو اس گھر میں ملازمہ بھی تھی لیکن چار ماہ سے جب سے ان کی شادی ہوئی تھی۔نومیہ نے ملازمہ کی بھی چھٹی کردی تھی۔وہ ان کی باتوں پہ کان لپیٹے اپنے کام میں جت گئی۔اپنے نصیبوں پہ جی بھر کر رونا آیا تھا۔

****

رات کے کھانے سے فراغت حاصل کرتے وہ مسلسل کمرے میں چہل قدمی کرتے رئید کے کمرے میں آنے کی منتظر تھی۔وہ پانچ منٹ بعد آیا تو ضرور لیکن اندر گھستے ہی اس پہ پل پڑا۔اسی چیز سے وہ خوفزدہ تھی۔

تم نے آج پھر ماما نے بدتمیزی کی ہے۔"وہ ناگواری سے بولا۔"

میں نے کچھ نہیں کیا رئید۔میری بات بھی سن لیں ایک بار۔"وہ ممنائی۔"

جانتا ہوں میں تمہیں۔اب خود کو سچا ثابت کرنے کیلیے جھوٹ کا سہارہ" لوگی۔ماما نے صرف تمہیں کھانا بنانے کا ہی کہا تھا نا تو بنا لیتی۔اس کے بعد ذرا

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سا ان کی ٹانگیں سر دبادیتی تو کونسی شان میں گستاخی ہوجانی تھی آپکی۔"وہ تیز لہجے میں بولتے اپنے شوز اتارنے لگا۔وہ ہمیشہ کی طرح خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

"میں نے انہیں انکار نہیں کیا تھا رئید۔میں نے آج پورے گھر کی صفائی کی تھی تو بس کچھ دیر کمر سیدھی۔"

"تمہارا ہی گھر ہے یہ اگر صاف صفائی کرلو گی تو جان سے نہیں جاؤ گی۔سنا کس کو رہی ہو۔"وہ اس کی بات کاٹتے کاٹ دار لہجے میں بولا۔احساس توہین سے اس کا چہرہ سرخ پڑگیا۔

"میں ایسا کب۔"وہ اس کے پے در پے الزامات پہ بوکھلاگئی۔

"میرے ساتھ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی۔"وہ سر جھٹک کر بولتے اپنی شرٹ اتارنے لگا۔صلہ کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھرگئی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

رئید آپ سے ایک بات کہوں۔"وہ سونے کیلیے لیٹے تبھی صلہ نے ڈرتے" ڈرتے بات کا آغاز کیا۔جواب میں اس کی سرد نگاہیں دیکھ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

وہ میں کہ رہی تھی کہ ہمارے گھر ایک ملازمہ ہوتی تھی۔"اس نے خشک" پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔

اب تم ہو نا۔ویسے بھی وہ ماما کے کہنے پہ وہ میں نے ہٹادی ہے۔اب تم" سب کام نپٹا جو لیتی ہوں۔ماما کو تمہارے کام سے تسلی ہے۔"اس نے سنجیدگی سے بولتے بات ہی ختم کردی۔صلہ اسے دیکھ کر رہ گئی جس کی ہر بات ماما سے شروع ہوکر ماما پہ ہی ختم ہوجاتی تھی۔وہ تھی تو مطلب ملازمہ کی ضرورت نہیں تھی۔

بھابھی یہ دودھ کا گلاس ماما نے بھیجا ہے۔"اگلے ہی لمحے دانیہ بنا دروازہ" کھٹکھٹائے اندر جھانک کر بولی۔وہ رئید کے خوف سے جلدی سے گلاس اس کے

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہاتھوں سے تھام گئی۔شادی کے بعد سے کوئی دن ایسا نہ گزرا تھا جب انہوں نے اسے دودھ کا گلاس نہ بھجوانا ہو یہ بھی ان کی ہی کرم نوازگی تھی۔رئید نے جتاتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ نگاہیں پھیر گئی۔

****

کیسی ہے میری بہن۔وہاں سب ٹھیک ہے نا صلہ۔"شازمین کی آواز اتنے" عرصے بعد سنتے ہی وہ اپنے آنسوؤں پہ قابو نہ رکھ پائی۔

"ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں۔"

تو پھر رو کیوں رہی ہے۔"وہ فوراً بے چینی سے بولی۔"

نہیں وہ بس تمہاری یاد آرہی تھی۔آج کافی وقت بعد بات کی نا۔"وہ بھیگے لہجے" میں بولی۔

تیری ساس نند اور رئید بھائی۔"وہ کسی شک کی بنا پہ بولی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سب بہت اچھے ہیں آپی۔کوئی کسی چیز کی کمی محسوس ہی نہیں ہونے" دیتا۔سب کچھ اچھے ہیں۔ذرا کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔بہت خیال رکھتے ہیں سب۔"اسے آج شدت سے اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ دل پہ بوجھ ہونے کے باوجود جھوٹ بولنا کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اچھا یہ سب چھوڑ تجھے پتا ہے میں اور یاسر ناردن ایریاز جارہے ہیں" پرسوں۔"اس کے لہجے کی کھنک پہ وہ اپنی سسکیاں روکتے بمشکل مسکرائی۔یہ وہی یاسر جسے اس کے سانولے رنگ اور مڈل کلاس ہونے کی بدولت وہ ناگواری سے دیکھا کرتی تھی۔یاسر بھائی کی محبت اس کے لہجے میں بول رہی تھی۔

یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔"وہ اپنے دل کا درد بھلاتے پہلی بار اس کی خوشی" میں بے تحاشہ خوش تھی۔

"شادی کو چاہ ماہ گزر گئے ہیں تم لوگ اب تک کہی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اچھا آپی میں بعد میں بات کرتی ہوں رئید کا فون آرہا ہے۔دوپہر میں روز وہ فون" کرتے ہیں نا۔"اس نے بمشکل اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنایا تو شازمین نے بھی مسکرا کر الوداعی کلمات کہتے کال کاٹ دی۔موبائل بند کرتے ہی وہ وہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہچکیوں سے رودی۔

کاش ابا آپ نے مجھے اتنی بڑی قسم نہ دی ہوتی تو شاید میں اپنے حق کیلیے" کچھ تو بول پاتی۔"وہ آسمان کی جانب دیکھتے بھیگے لہجے میں بولی۔دروازے کی اوٹ میں کھڑی دانیہ اس کی بات سن تیزی سے نومیہ کے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

****

تمہاری دوپہر میں اپنی بہن سے بات ہوئی تھی۔"اگرچہ اس کا لہجہ سرسری تھا" لیکن صلہ کو وہ کافی چبھتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے حلق تر کیا۔

جی ہوئی تھی۔"وہ دھیمے سے بولی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

خوب شکایتیں کی ہونگی۔میرے خلاف میری بہن اور ماں کے خلاف" بھی۔"صلہ کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

نہیں رئید میں وہ کیوں ایسا کروں گی۔میں نے سچ میں کسی کو کچھ نہیں" کہا۔"وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی لیکن اس نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔اس کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑگیا۔

اور جو سب دانیہ نے اپنے کانوں سے سنا تھا وہ کیا تھا۔"وہ تو جیسے بپھرگیا تھا" اس کے جھوٹ پہ۔

دا۔دانیہ نے کیاسس۔سنا۔"وہ ہکلائی۔مطلب اس گھر میں اس کی باتیں" بھی چوری چھپے سنی جائیں گی۔

جو بھی اس نے سنا وہ اس نے مجھے بتادیا ہے۔ماما کی طبیعت تمہاری بدولت" اس قدر خراب ہے تمہیں کسی کی جان کی فکر ہے یا نہیں۔بس صبح سے رات

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تک اپنے مائکے والوں سے باتیں کرتی رہتی ہو۔"وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"میں نے سچ میں کچھ نہیں کہا رئید۔میرا بھی یقین کیا کریں کبھی۔جب ایسا کچھ ہے ہی نہیں تو میں کیوں جھوٹی بات بولوں گی۔دانیہ نے کچھ غلط سنا ہوگا۔میں نے صرف پانچ منٹ بات کی تھی آپی سے۔"وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے اسے رام کرنے لگی۔اس کی قسمت اچھی تھی آج تبھی وہ کچھ ہی دیر میں سنبھل گیا۔صلہ نے اپنے آنسو صاف کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"م۔میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا میں آپ کیلیے کھانا لاؤں ہم ساتھ میں کھاتے ہیں۔"وہ اجازت طلب نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ کچھ پل اس کے ساتھ بیتانا چاہتی تھی۔

"میں ماما کے ساتھ کھاچکا ہوں۔تم کھالو۔میرا انتظار مت کیا کرو۔"وہ لیپ ٹاپ کھول کر گود میں رکھتے سنجیدگی سے بولا۔صلہ بمشکل مسکراتے اثبات میں سر

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہلا گئی۔شادی کے بعد سے یہی تو ہوتا آیا تھا وہ اس کی توجہ کو ترس رہی تھی اور وہ تو بس ایک مشین کی طرح پیسہ کمانے میں لگا ہوا تھا یا پھر اپنی ماں کے علاوہ کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔شادی سے قبل کیسے ناہید اس کے آگے پیچھے کھانے کیلیے گھوما کرتی تھی بغیر ماتھے پہ شکن لائے اور یہاں تو کوئی پوچھنے والا بھی نہیں تھا۔

رئید۔"اس نے کچھ سوچ کر اسے پکارا۔لہجہ ڈرا سہما سا تھا۔اس نے بغیر اس" کی جانب دیکھے سر کو جنبش دی۔

وہ پرسوں شازی آپی اور یاسر بھائی نادرن ایریاز جارہے ہیں۔ہماری شادی کو" بھی اتنا وقت ہوگیا ہم کہی بھی۔"اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ وہ خاموش ہوگئی۔

تو تم بھی ان کے ساتھ چلی جاؤ۔میرے سر پہ مسلط ہونے کی ضرورت" نہیں ہے۔"وہ تنفر بھرے لہجے میں بولا۔اس کا چہرہ سرخ پڑگیا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں آپ کی ذمہداری ہوں رئید۔"اس نے ہمت مجتمع کی۔"

تین الفاظ کی مار ہے پھر تم میری ذمہداری سے فارغ ہوجاؤ گی۔"اس کی بات" نے صلہ کی ذات کے پرخچے اڑادیے۔اس نے بےیقینی کی کیفیت میں رئید کو دیکھا جسے اپنی کہی بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔وہ خالی ہاتھ پلٹتے کروٹ بدلتے لیٹ گئی۔

اگر عیاشیوں کا اتنا ہی شوق تھا تو باپ کے گھر ہی کرتی۔تمہارے لیے فضول" کا وقت نہیں ہے میرے پاس اور نہ ہی پیسا۔"وہ مسلسل اس پہ طنز کررہا تھا اور صلہ کے آنسو پوری رات اس کا تکیہ بگھوتے رہے تھے۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ صبح سے بھوکی پیاسی رات کو جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ کھانے کی خواہاں تھی تو اس کی ساس یہ حق بھی اس سے چھین رہی تھی۔آج پھر دانیہ دودھ دینے آئی تھی اسے۔پہلے پہل تو دل چاہا کہ انکار کردے لیکن پھر رئید کے ڈر سے تھام گئی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جس کی ذات کو اپنے گھر والوں کے سامنے ذلیل کررہی ہو وہ ہی شاید تمہیں" یہ دودھ کا گلاس بھیجتی ہے روز۔"وہ بغیر اس کی بات کا کوئی جواب دیے چت لیٹ گئی۔

****

ان کی شادی کو مزید ایک ماہ گزرگیا تھا۔اس نے خود کو بلکل روبوٹ بنالیا تھا۔ہر بات پہ چپ رہنا۔ظلم و ستم سہتے رہنا اپنے حق کیلیے بولنا اپنی بچگانہ حرکتیں سب کچھ چھوڑ بیٹھی تھی۔سر کے بال گر کر آدھے رہ گئے تھے۔آنکھوں کے نیچے حلقے۔پھپھڑی زدہ ہونٹ۔کھردرے ہاتھ اس کے ہونٹوں کی ہنسی وہ اپنی ہی کھلکھلاہٹ سننے کو ترس گئی تھی۔سارا دن ملازموں کی طرح کام کرنے کے بعد جب وہ شام کے وقت بیڈ پہ آکر لیٹی تو لبوں سے اماں کے نام کی ایک کراہ نکلی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں ابھی اپنی بیٹی کی مالش کردیتی ہوں۔"ناہید کے نرم ہاتھوں کا لمس ابھی" بھی اپنی کمر پہ محسوس ہوا تھا۔وہ بس سائیکل سے ہی تو گری تھی۔

اماں ٹانگ پہ بھی۔"وہ نازوں میں بولی تو وہ مسکراتے اس کی ٹانگ میں بھی" مالش کرنے لگی۔

اماں بہت درد ہے مجھے۔آپ کی بیٹی بڑی ہوگئی ہے اماں۔آپ کی گود میں" سر رکھنا ہے۔"وہ تکیہ پہ سر ادھر ادھر پٹختے مسلسل آہ و پکار کررہی تھی۔رات میں جب رئید آفس سے گھر لوٹا تو وہ کہی دکھائی نہ دی۔

کہاں ہے صلہ۔"اس کی ماتھے پہ شکنیں دیکھ نومیہ نے معصومیت سے نفی" میں سر ہلایا۔

آرام کررہی ہوگی۔"ان کی بات پہ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا جوں ہی کمرے میں" پہنچا وہ آڑھی ترچھی بیڈ پہ لیٹی تھی۔نزدیک پہنچتے جوں ہی اس نے صلہ کی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کلائی تھامی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جلتے توے کو چھولیا ہو۔ساری سردمہری کہی دور جا سوئی تھی۔

صلہ۔"اس نے نرمی سے اس کا گال تھپتھپایا لیکن کوئی بھی جواب نہ آیا۔"

صبح تک تو بلکل ٹھیک تھی یہ ایکدم سے کیا ہوگیا۔"ڈاکٹر اسے چیک" کرکے جوں ہی گیا وہ اس کے سرہانے۔بیٹھتے نا سمجھی سے ماں سے مخاطب تھا۔

آج پورا کچن صاف کیا اس نے۔میں تو منع بھی کررہی تھی آخر جان ہی کتنی" ہے لیکن میری سنتی ہی کہاں ہے یہ۔شاید مجھے تمہاری نظر میں برا بنانا چاہتی ہوگی۔میں نے تو اسے کچھ کہنا ہی چھوڑدیا ہے۔"ان کی بات پہ رئید کو غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کرگیا۔رات کے بارہ بجے اسے ہوش آیا تھا۔

جب ماما نے کام کرنے سے منع کیا تھا تو کیا ضرورت تھی کرنے کی۔"اس" کی باز پرس پہ صلہ نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پپ۔پلیز کل آپ مجھے اماں کی طرف چھوڑدیں گے۔"وہ جواب میں بولی بھی" تو کیا۔رئید چپ ہوگیا۔

ماما سے پوچھ لینا پھر ڈرائیور چھوڑ دے گا۔میرے پاس تو وقت نہیں۔"اس" کے جواب پہ وہ تھک ہار کر ایک بار پھر آنکھیں موند گئی۔نومیہ کے جھوٹ پہ اسے حیرانگی نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ شادی کے عرصے سے بعد سے اب تک نجانے کتنے جھوٹ بول چکی تھی۔اب کل بس ایک آخری کوشش کرنی تھی اپنی ساس کو منانے کی۔

****

ماما کیا میں آج اماں کی طرف چلی جاؤں ان سے ملنے۔تین ماہ ہوگئے ہیں ان" سے ملے ہوئے۔"صبح اس کی طبیعت کچھ بہتر تھی۔رئید آفس جاچکا تھا تبھی اس نے پوچھنے کا سوچا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہاں چلی جاؤ مجھے بھلا کیا مسئلہ ہوگا۔"ان کی اجازت ملتے ہی اس ک چہرہ" کھل اٹھا۔کیا یہ اتنا آسان مرحلہ تھا جو حل بھی ہوگیا۔وہ خوشی خوشی سارے گھر کے کام نپٹانے لگی۔شام کی دوا نومیہ کو دیتے وہ ہلکا پھلکا تیار ہوتے گاڑی کی جانب بڑھی تھی۔ویسے بھی اس نے زیادہ تیار ہونا تو ترک کردیا تھا۔اپنی بہت سی خواہشات وہ اس گھر میں آنے کے بعد مارچکی تھی۔

یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تو نے اپنی۔"ناہید تو اسے دیکھ کر ہی تڑپ" اٹھی۔اس نے ان کی بات پہ بغیر کوئی جواب دیے انہیں خود میں بھینچ لیا۔

کچھ بھی نہیں۔شادی کے بعد یہی سب تو ہوتا ہے۔آپ بھی گھر کے کام" کرتی تھی میں بھی کرتی ہوں۔"وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔

"کیا کملائی ہوئی ہے میری بچی۔سہاگن ہی نہیں لگ رہی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں سہاگن ہوں بھی نہیں۔ایک روبوٹ ہوں اماں جس کی خواہشات اور" احساسات مرچکی ہیں۔"وہ یہ سب زبان سے تو ادا نہ کرسکی البتہ دل میں ضرور سسکی تھی۔

رئید کو میں ایسے ہی پسند ہوں۔"وہ بولی بھی تو کیا۔"

تو خوش ہے نا صلہ۔"ماں تھی شک و شبہات ان کے دل میں تھے۔صلہ کی" آنکھیں من من آنسوؤں سے بھرگئی۔

بب۔بہت خوش ہوں اماں بہت زیادہ۔بس آپ کی یاد آتی ہے۔ان ہاتھوں" کی یاد آتی ہے۔لڑکیوں کو بچپنے میں نہیں رہنا چاہیے نا اماں انہیں بڑا ہوجانا چاہیے۔"وہ کھوئی کھوئی کیفیت میں بولتی انہیں دہلاگئی۔

"کیا ہوا ہے میری بچی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بچی نہیں ہوں اب میں اماں۔ بڑی ہوگئی ہوں دیکھا نہیں آپ کی صلہ بڑی ہوگئی ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔اس کی ہنسی میں بھی ایک درد ہلکورے کھارہا تھا۔

"مجھے کھانا کھانا ہے اماں اور بہت سارا کھانا ہے۔کچھ کھلاؤ نا۔" وہ ملتجیانہ لہجے میں بولی۔

"میں صدقے واری ابھی کھلاتی ہوں اپنی بچی کو۔" وہ اس کی پیشانی چومتے کچن کی جانب بڑھی تھی۔ان کے ہاتھ سے کھاتے وہ ان کی گود میں سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر روتے انہیں پریشان کرگئی۔

"تجھے معلوم ہے رابعہ کو بیٹا ہوا ہے ایسا استقبال کیا اس کے شوہر نے اسکا۔ سر آنکھوں پہ بٹھاتا ہے۔مجھے معلوم ہے رئید بھی ایسا ہی ہوگا۔" اماں کی بات پہ وہ بس خاموش رہی۔رابعہ کی بات سن دل میں کوئی حسرت نہیں جاگی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھی اندر تک خاموشی کا راج تھا۔واپسی پہ ڈرائیور اسے لینے آیا تو اس دوران ابا بھی کام سے لوٹ آئے تھے۔

ٹھیک ہو نا تم اپنے گھر میں۔"ابا کے سوال پہ وہ تلخی سے مسکرائی۔"

بہت خوش ہوں ابا۔آپ بھی خوش رہیں یہ شاید میرے ہی گناہوں کی سزا" ہے جو مجھے مل رہی ہے۔آپ سے کیا وعدہ بھی تو نبھانا ہے۔"وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی۔اس کی خالی خالی آنکھوں کو دیکھ نجانے کیوں اس کا دل ہولا تھا۔

****

کہاں سے آرہی ہو اتنی رات گئے۔کس کے ساتھ تھی تم۔"اس نے سامنے" کھڑی صلہ کو بازوؤں کو سختی سے جکڑتے تیکھے چتونوں سے گھورا لیکن آج وہ اس کی بات پہ ذرا برابر بھی نہ گھبرائی بدستور اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

آپ ساری ساری رات باہر قیام کرتے ہیں۔کیا کبھی ایسا کوئی بھی سوال" میں نے آپ سے پوچھنے کی غلطی کی۔"اس کے تیز لہجے پہ مقابل کی آنکھوں

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں سرخی دوڑگئی۔اس نے سختی سے صلہ کی کلائی کو جکڑلیا۔اس کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

تمہیں میں نے ایسا کوئی حق آج تک دیا بھی نہیں ہے۔"وہ سفاکی سے بولتے" اس کی ذات کے پرخچے اڑاگیا۔اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھرگئی۔بس یہی تک تھی اسکی ساری اکڑ۔

میں آپ کی بیوی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا رویہ کیوں رکھتے ہیں۔میں اس" "گھر میں آپ کیلیے ہی لائی گئی ہوں۔

میرے ساتھ ساتھ تمہارے سر پہ اور بھی بہت سی ذمہداریاں عائد ہوتی" ہیں۔میری بیمار ماں کی تیمارداری اور میری چھوٹی بہن کا خیال رکھنا بھی لیکن تمہیں تو اپنی عیاشیاں عزیز ہیں۔"تائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اس کی زبان مسلسل زہر اگل رہی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اماں کو میں دوا دے کر گئی تھی۔اپنا کام مکمل کیا تھا میں نے۔ان سے" پوچھ کر گئی تھی۔"اس نے احتجاج بلند کیا۔خود پہ لگا الزام کہاں برداشت تھا۔

جھوٹ۔ جھوٹ بولتی ہو تم جاہل گنوار عورت میرے سامنے زبان چلاتی" ہو۔جب ماما نے منع کیا تھا کہ شام کے پھر باہر مت نکلنا تو تم پہ فرض تھا کہ ان کا حکم ماننا۔"وہ جارحانہ تیور لیے اس کی جانب پلٹا اور اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔وہ اماں کے جھوٹ پہ حق دق رہ گئی۔انہوں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔

وہ جھوٹ بول۔"اگلے ہی لمحے منہ پہ پڑنے والے بھاری تھپڑ سے وہ لڑکھڑا کر" اوندھے منہ قالین پہ جاگری۔ذہن سائیں سائیں کرنے لگا۔آنکھوں میں شکوہ لیے اس نے رئید کو دیکھا جو خونخوار نگاہوں سے اسے ہی گھوررہا تھا۔

میری ماں کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے مت نکالنا ورنہ زبان کاٹ کر" ہاتھ میں تھمادوں گا اور اگر اتنا ہی شوق ہے گھر کی ذمہداریاں چھوڑ کر باہر

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گھوم کر رنگ رلیاں منانے کا تو اپنے باپ کے گھر دفع ہوجاؤ۔طلاق کے کاغذات تمہارے گھر پہنچ جائیں گے پھر جو جی میں آئے کرنا۔"رئید کے سفاک لہجے پہ اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔جس کا چہرہ جتنا خوبصورت مگر الفاظ اتنی ہی بدصورتی سمیٹے ہوئے تھے۔کیا ایسے خوبصورت مرد کی اس نے چاہ کی تھی۔اس کا گال ابھی تک سلگ رہا تھا۔

مجھے کیا مل رہا ہے اس گھر میں رئید۔"وہ روتے ہوئے بولی۔"

"کیا نہیں مل رہا روپیہ پیسہ۔یہی خواہشات اور ترجیحات تھی نا تمہاری۔"

روپیہ پیسہ نہیں عزت اور توجہ بھی چاہیے۔آپ ایک نظر بھر کر مجھے دیکھتے" بھی نہیں ہیں۔اس گھر میں میری حیثیت صرف ایک ملازمہ کی ہے۔آپ ساتھ بیٹھ کر کھاتے نہیں۔میری کوئی وقعت نہیں۔چوڑیوں کی چھنکار سننے کو ترس گئی ہوں۔کوئی چھوٹی موٹی کھانے کی چیز جو چھپا کر آپ میرے لیے لائے ہو۔کچھ بھی تو نہیں لاکر دیا کبھی مجھے آپ نے۔میں ترس گئی ان سب چیزوں

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کو آپ کی محبت کو رئید میں ختم ہو رہی ہوں۔مجھے آپ کا ساتھ چاہیے تھا یہ وقتی چیزیں نہیں۔مجھے اس گھر سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔مانتی ہوں اس عالیشان بنگلے کی ایک خوبصورت مرد کی میں نے خواہش کی تھی لیکن ایسے خوبصورت مرد کی نہیں جو بظاہر تو خوبصورت ہو لیکن اندر سے۔میں بھی آج کل کی لڑکیوں کی طرح بچگانہ سوچ رکھتی تھی۔کاش میں شادی سے پہلے ہی بڑی ہوجاتی تو آج اس طرح بڑی ہوجانے پہ اتنا دکھ نہ ہوتا۔"وہ کپکپاتے لہجے میں بولتی بدستور رو رہی تھی۔رئید نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

اگر تمہیں اس گھر سے مجھ سے کچھ حاصل نہیں ہوا تو تم بھی مجھے کیا دے سکی۔"

"اپنا آپ کو ماردیا آپ کیلیے رئید اس سے زیادہ میں دے بھی کیا سکتی ہوں آپکو۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حساب کتاب میں کروں تو ایک اولاد کی خوشی تو تم مجھے دے نہ سکی۔میرے" خیال میں ماما مجھے بلکل ٹھیک کہ رہی تھی کہ تم بانجھ ہو اور ایک اور بات بھی کہ رہی تھی وہ مجھے۔"اس نے بھی تکی باتکی جواب دیا۔صلہ بری طرح لڑکھڑائی۔بانجھ لفظ کی بازگشت مسلسل اس کی سماعتوں میں ہورہی تھی۔آنکھوں کے آگے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔اس نے سوالیہ نگاہیں اٹھائی۔آنکھوں میں خوف تھا۔

کہ میرا گزارا اب تمہارے ساتھ ممکن نہیں رہا۔مجھے اب دوسری شادی کرلینی" چاہیے۔مرد کو اولاد کسی بھی حال میں چاہیے ہوتی ہے۔"وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا اور اسے ٹھوکر رسید کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔صلہ نے خالی خالی نگاہوں سے اپنی ہتھیلیاں تکی تھی۔ماضی میں کی گئی اپنی کوتاہیوں کا ادراک اسی لمحے اسے ہوا تھا۔آنسو تواتر گالوں کو بگھورہے تھے۔

****

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیوں رضامندی ظاہر نہیں کرتی کسی بھی رشتے پہ۔اب تو اماں پریشان ہوگئی" ہیں۔ابا کے سامنے بھی انہیں جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔تم جانتی ہو نا ابا کی عادت کو۔"شازمین نے سامنے بیٹھی صلہ کو گھورا۔ساتھ ہی چھوٹی نازو بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

تو اور کیا کروں میں بھی تمہاری طرح کسی بھی اول جلول کے ساتھ رشتے پہ" حامی بھرلوں ابا اماں کے اصرار پہ۔"شازمین نے تاسف سے اسے دیکھا۔

چہرے کی نہیں دل کی خوبصورتی معنی رکھتی ہے۔اب یاسر بھی تو اتنے اچھے" ہیں۔ویسے بھی کل جو لڑکا دکھایا تھا وہ جچ تو رہا تھا تمہارے ساتھ۔"ہمیشہ کی طرح اس کی بات سے تکلیف تو اسے بہت ہوئی تھی لیکن پھر بھی ڈپٹ کر بولی۔

صرف جچنا نہیں چرچے ہونے چاہیے اس کے۔میری دوستوں کو بھی تو معلوم" ہو کہ وہ میرا شوہر ہے۔ویسے بھی میں اتنی ماہان نہیں ہوں۔آخر کو اتنا پڑھا لکھا

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہے میں نے۔اب ایک خوبصورت اور امیر شوہر تو حق ہے میرا۔"وہ ابھی بھی اس کی سننے پہ راضی نہیں تھی۔اس کے کمرے سے نکلتے ہی اس نے بے بسی سے کمرے کے دروازے پہ کھڑی اماں کو دیکھا۔وہ ان کا اترا چہرہ دیکھ دل مسوس گئی۔گزرے چار ماہ سے وہ اپنی پڑھائی اور خوبصورتی کو لے کر اتراتی پھررہی تھی لیکن اس تنگ محلے میں کوئی اچھا رشتہ لانے کو ہی تیار نہیں تھا۔وہ بھی آج کل کی لڑکیوں کی طرح خوب سیرتی سے زیادہ خوب صورتی کو ترجیح دے رہی تھی۔یاسر کے سانولے رنگ اور مڈل کلاس ہونے کی بدولت وہ اس سے بھی خاصا چڑتی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ وہ غریب تھا سب کچھ اچھا چل رہا تھا لیکن صلہ کو امیر گھرانے اور شوہر کی تلاش تھی۔اس کی انہی حرکتوں کی بدولت اماں نے شازمین کو بلوایا تھا تاکہ وہ اس بات کا حل نکالے۔اس کی بدولت چھوٹی نازو بھی آنے والے وقتوں میں کیا کرتی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ناہید آج جو رشتے والے آئے تھے کیا حل نکلا پھر۔"باہر سے آنے والی ابا کی" کرخت آواز پہ اماں تیزی سے باہر بھاگی۔شازمین جانتی تھی اب ایک اور جھوٹ ان سے بولا جائے گا۔وہ سچ مچ صلہ کی حرکتوں سے عاجز آچکی تھی۔

****

وہ چہرہ جھکائے ابا کے سامنے کھڑی تھی۔اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ شازمین یوں ساری حقیقت سے انہیں آگاہ کردے گی۔

کیوں آنے والے رشتوں سے انکار کررہی ہو۔"ابا کا غصہ دیکھ وہ جی جان سے" کانپی لیکن خاموش رہی۔

میں تم سے مخاطب ہو۔"وہ ایک بار پھر بولے۔اتنی محبت سے پیش آنے" والے ابا اس طرح مخاطب ہونگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

ابا وہ اتنا موٹا اور بھدا۔"وہ ممنائی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اب ایسے بھی مت کہو میں نے بھی تصویر دیکھی ہے اسکی۔"شازین اسے" ڈپٹتے ہوئے بولی تو وہ ناک منہ چڑھا گئی۔اب انہیں سچ تو بتا نہیں سکتی تھی کہ وہ ایک سٹور کا مالک ایک معمولی انسان تھا۔اسے تو کسی امیر شہزادے کی تلاش تھی۔ابا نے کچھ ثانیے اسے دیکھا پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئے۔ان کی خاموشی پہ وہ تینوں جی جان سے ٹھٹھکیں۔

تمہارے ابا ناراض ہوگئے ہیں۔اب جو کل رشتہ آرہا ہے اس میں کوئی کیڑے"

"نہ نکالنا۔

اگر پسند آیا تو ٹھیک نہیں تو۔"وہ ان کی منت سماجت کو کسی کھاتے میں نہ" لاتے ہوئے بولی۔

محلے کی رابعہ کو دیکھا تھا نا اس کا شوہر کیسے اس کے آگے پیچھے گھومتا ہے" کیونکہ وہ اتنی پیاری ہے حالانکہ اس کا شوہر بھی حسین ہے۔صلہ نے ساتھ ہی ایک اور جواز پیش کیا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مانتی ہوں پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔اللہ کرے تجھے پیارا سا شہزادہ ملے" لیکن یوں باقیوں کی توہین نہ کر۔"اماں نے تھک ہار کر آخری بار سمجھایا لیکن اس نے ناک پہ مکھی نہ بیٹھنے دی۔اماں کے جاتے ہی وہ شازمین پہ الٹ پڑی۔

"کیا ضرورت تھی ابا کو بتانے۔"

ارے یاسر آپ۔"وہ صلہ کے عقب سے نمودار ہوتے یاسر کو دیکھ" کھلکھلائی۔صلہ نے بغور اس کے چہرے پہ پھیلتے رنگوں کو دیکھا۔

لو یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔تم بھی کھالو اور صلہ کو بھی دے" دینا۔"انھوں نے ہاتھ میں تھامے برگرز اسے تھمائے اور نرمی سے بولے۔

نو تھینکس۔میں ریڑھی پہ لگا ہوا ان ہائیجینک فوڈ نہیں کھاتی۔ہاں اگر کسی" ہوٹل وغیرہ سے ہوتا تو شاید۔خیر آپ لوگ انجوائے کریں۔"وہ بغیر اس کی اڑتی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

رنگت کی پرواہ کیے اندر کی جانب بڑھ گئی۔شازمین نگاہیں چراتے بمشکل مسکرائی۔

آپ بیٹھیں میں لاتی ہوں ہم دونوں مزے سے کھائیں گے پھر۔"وہ ہلکے" پھلکے لہجے میں بولتی کچن کی جانب بڑھی۔یاسر نے سر جھٹکا۔وہ یہاں آئے اور صلہ اسے عجیب نگاہوں سے نہ دیکھے ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

میں گلی کی نکڑ سے بوتل پکڑ کر لاتا ہوں شازی۔"یاسر باہر سے ہی ہانک" لگاتے خارجی دروازہ عبور کرگیا۔شازمین نے محبت بھری نگاہوں سے اپنے شوہر کو دیکھا تھا جس سے شادی کے وقت وہ پرسکون تھی لیکن خوش نہیں تھی مگر اب اگر اس سے کوئی جیون ساتھی چننے کا کہتا تو وہ سو بار اسے ہی چنتی۔

****

یہ ہے تیرا شوہر۔"واٹس ایپ گروپ میں نمودار ہوتی اپنے دوست کی نکاح کی" تصاویر دیکھ وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔شکل و صورت اچھی بھلی تھی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لیکن پھر بھی وہ صلہ کے معیار پہ ابھی بھی پورا نہیں اترتا تھا۔وہ توکوہ نور کا ہیرا تلاش کرنے کی کوششوں میں تھی۔

تو وہی تھی نا جو کہتی تھی کہ میرا شوہر ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔"وہ ایک بار پھر" ہنسی۔

ہاں کہتی تو تھی لیکن نکاح کے بعد اندازہ ہوا ہے کہ وہ بچگانہ سوچ" تھی۔انسان کو پریکٹیکل ہو کر سوچنا چاہیے پھر ہی یہ سب سوچیں ذہن سے نکلیں گی۔"اس کی بات پہ وہ تمسخرانہ مسکرائی۔

جب بازی پلٹ جائے تو سب ایسی ہی باتیں کرتے ہیں۔"وہ سر جھٹک کر" ناگواری سے بولی۔

تیرے رشتے کی بات کہاں تک پہنچی۔"گروپ میں ہی ایک اور دوست نے" صلہ سے پوچھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جب پکا ہوگا تو دیکھتے رہ جاؤ گے تم لوگ۔ٹھنڈی آہیں بھرو گے۔"وہ انہیں وائس میسج بھیجتے کھلکھلائی۔آنکھوں میں آج پھر ڈھیرو جگنو جگمگا رہے تھے۔

مجھے برگر والا نہیں۔برینڈڈ کپڑے جوتے موبائلز بیگز یہ سب چیزیں" چاہییے۔محبت تو مجھ سے کرے گا ہی آخر کو اتنی خوبصورت ہوں۔ساتھ ساتھ دلی تسکین بھی تو ہونی چاہییے۔"وہ کروٹ بدلتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔

****

اوہ مائی گاڈ یہ ہے وہ لڑکا۔"اگلے دن شازمین نے جب اسے ایک لڑکے کی" تصویر دکھائی تو وہ خوشی سے اچھل پڑی۔

ہاں ابا کے دوست کے توسط سے آرہا ہے رشتہ۔"شازمین نے کپڑے استری" کرتے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔صلہ وہ تو اس تصویر کو دیکھتے ہی کھو

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سی گئی۔ شہزادوں سی آن بان رکھنے والا انسان اس کی آنکھوں میں جیسے دیے جل گئے۔ وہ بلکل اس کی سوچ کے مطابق تھا۔

"کام کیا کرتا ہے۔" وہ بے چینی سے بولی۔ شازمین نے بغور اسے دیکھا۔

"اپنا بزنس ہے۔" اس نے مختصر جواب دیا۔ صلہ کے لبوں پہ مسکراہٹ مچلنے لگی۔

"ابا نے یہ رشتہ پہلے کیوں نہ دکھایا۔ فضول میں اتنے رشتوں کو رد کیا۔" وہ کھنکتے لہجے میں بولتی باہر بھاگی۔

"تیاری رکھو وہ آج شام میں ہی آرہے ہیں تمہیں دیکھنے۔" شازمین بلند آواز میں بولی۔

"اچھا سنو۔ ٹھیک سے امپریس کرنا انہیں۔ وہ نیا پتھر کا سیٹ نکال کر اس میں سرونگ کرنا۔ تمہارا تو ٹوٹ گیا تھا نا۔ کوئی نا جب میری یہاں شادی ہوگی تو تمہیں ایسے چار پانچ تحفے میں دوں گی۔ ٹھیک ہے نا۔ میں بھی ذرا اپنا نیا جوڑا نکال کر

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دیکھوں۔"وہ اسے تاکید کرتے اپنا موبائل کان سے لگاتے باہر بھاگی۔شازمین کے چہرے پہ تاریکی چھاگئی۔کیا انسان خوبصورتی اور اتنا پڑھ لکھ کر یونہی مغرور ہوجاتا ہے۔اسنے بھی تو گریجوایشن کی تھی لیکن اس نے تو کبھی ایسا نہ سوچا تھا پھر صلہ کس پہ چلی گئی تھی۔شاید وہ خاندان میں یونی جانے والی پہلی لڑکی تھی اسی بات کا اسے غرور تھا۔شازمین نے سب سوچوں سے پیچھا چھڑواتے اس کے اچھے نصیبوں کیلیے دعا کی تھی۔اس کی بچگانہ ذہنیت سے جو واقف تھی۔

باجی اتنی مغرور کیوں ہیں شازی باجی۔"نازو کی الجھی ہوئی آواز پہ اس نے" نفی میں سر ہلاتے سر جھکالیا۔

وہ ابھی بچی ہے چھوڑو ان باتوں کو۔"ان کی بات پہ وہ شانے اچکاگئی۔"

****

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ڈوپٹہ سر پہ اوڑھو۔"اماں نے اسے گھورا وہ جو گلے میں ڈوپٹہ ڈالے اندر جانے کی تیاریوں میں تھی ناک منہ چڑھاتے سر پہ ڈوپٹہ جمانے لگی۔لڑکے کی ماں اور بہن ڈرائنگ روم میں موجود تھی۔وہ ناہید کے سنگ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی دونوں ماں بیٹی نے والہانہ انداز میں اس کا استقبال کیا۔ان کی گرم جوشی پہ وہ حق دق رہ گئی۔

"ہمیں تو آپ کی بیٹی تصویر دیکھنے پہ ہی پسند آگئی تھی۔بنا کسی تاخیر کے ہم اسے اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتے ہیں۔"لڑکے کی ماں کی بات سن وہ دل ہی دل میں اترائی۔اب وہ تھی ہی اتنی خوبصورت کہ اسے پسند کیا جاتا۔

"آپ بہت پیاری ہیں۔"لڑکے کی بہن کی بات سن اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔کچھ دیر مزید باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ کھانے وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے واپسی کی جانب چل دیے۔جاتے جاتے وہ انہیں گھر آنے کا کہنا نہیں بھولے تھے۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بس اب جلد از جلد وہاں جاکر رشتہ پکا کرو۔وہ لوگ ویسے بھی آنے کا کہہ گئے" ہیں۔"ان کے جاتے ہی یہ بولنے والے ابا تھے۔ان کا تحکم بھرا لہجہ صلہ کو خوش کرگیا۔

کوئی جانچ پڑتال۔"ناہید جانتی تھی کہ وہ بیٹیوں کی شادی جلدی جلدی کرنا" چاہتے تھے تبھی دھیمے سے بولی۔ماں کا دل تھا تبھی بیٹی کے معاملے میں ڈر رہی تھی۔جواب میں ابا کی نگاہیں انہیں خاموش کرواگئی۔اس کے برعکس صلہ کا دل تو اس تصویر والے شخص پہ اٹکا ہوا تھا۔

اب تو بہت خوش ہوگی نا تم۔"رات کو جب وہ سونے کیلیے لیٹنے لگی تھی" تبھی شازمین نے استفسار کیا۔وہ لیٹتے لیٹتے اٹھ بیٹھی۔

خوشی بہت چھوٹا لفظ ہے۔میں تو حیران ہوں کہ ایسے بھی نصیب ہوتے ہیں" کیا۔"وہ چہک کر بولی۔شازمین دل سے ساری کدورتیں مٹاتے دلکشی سے مسکرائی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں تو دعا کرتی ہوں تمہارے نصیب بے حد پیارے ہو۔ تمہیں کبھی کسی چیز" کی کمی نہ ہو۔"وہ اس کا سر چوم کر محبت سے بولی۔ صلہ مسکرا کر اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

نازو کے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔وہ بھی وہی سوچے گی پھر جیسا تم" سوچتی ہو۔"شازمین نے اس کے بال سہلاتے سمجھایا۔وہ ان کی بات سنی ان سنی کرتے آنکھیں موند گئی۔

****

اگلے دن ہی اماں شازمین اور ابا تینوں لڑکے کو دیکھنے ان کے گھر گئے تھے لیکن ان کا گھر کیا تھا محل تھا۔شازمین کو صلہ کے تمام خواب پورے ہوتے محسوس ہوئے۔دل انجانی سی خوشی سے بھرگیا۔وہ جوں ہی اس کے سامنے آکر بیٹھا شازمین کو اس کا انداز کچھ لیا دیا تو محسوس ہوا لیکن پھر اس کی عادت

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سمجھتے سر جھٹک گئی۔وہاں سے مطمئن ہوکر وہ لوگ رشتے کی بات ڈن کرتے گھر پہنچے تو صلہ انہی کی منتظر تھی۔

کیا بنا رشتے کا۔"پہلے پہل تو ابا کا لحاظ کرتے وہ خاموش ہوگئی لیکن ان کے جاتے ہی وہ شازمین اور اماں کے سر ہوگئی۔

"بہت اچھے گھرانے کے لوگ ہیں۔میری بیٹی کے تو نصیب ہی کھل گئے۔"اماں نہارتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اماں ویسے آپ نے غور کیا۔وہ کچھ ذیادہ ہی سنجیدہ تھا مطلب ہماری صلہ تو بچگانہ ذہنیت کی ہے نا۔"شازمین نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔صلہ نے اپنا سر پیٹا۔

"ایسے بڑی عمر کے مرد ہی تو اچھے ہوتے ہیں۔اپنی بیوؤں کو سر آنکھوں پہ بٹھا کر رکھتے ہیں۔دیکھ لینا کیسے میری عادات ان میں آجائیں گی۔تم بس شادی کی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تیاریاں کرو۔میں سب سنبھال لوں گی۔"اس کی ہنسی کی ان دونوں نے دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔

اللہ کرے تمہاری تمام سوچیں سچ ہو میری جان۔ہمیں تمہاری خوشی سے بڑھ کر کیا عزیز ہے۔"شازمین نے نم نگاہوں سمیت بولتے اسے ساتھ لگایا تھا۔

****

آناً فاناً شادی کی تیاریوں میں دن پر لگا کر اڑتے چلے گئے۔لڑکے والوں کی جانب سے شادی کی جلدی تھی تبھی انہوں نے بھی مزید دیری کرنا مناسب نہ سمجھا۔اس دوران صلہ جو لڑکے سے شادی سے قبل بات کرنا چاہتی تھی اس کا خواب ادھورا ہی رہ گیا کیونکہ بقول اس کی بہن سے ان سب چیزوں کو بلکل پسند نہیں کرتا تھا۔وہ دل مسوس کر رہ گئی۔

شادی کے بعد خود ہی ٹھیک کرلوں گی۔"وہ دل ہی دل میں بول کر خود کو" مطمئن کرنے لگی۔انہی سب مصروفیات کے دوران نکاح کا دن بھی آ

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پہنچا۔نکاح کی سنت ادا کرتے ہی جوں ہی دونوں کو ساتھ بٹھایا گیا اس دوران بھی اس کا چہرہ سپاٹ ہی تھا۔صلہ کا دل پہلی بار نجانے کیوں انجانے اندیشوں میں گھرگیا۔اس کی دوستوں کی آنکھیں رئید کو دیکھ کر پھیلی کی پھیلی رہ گئی تھی اور وہ یہی تو چاہتی تھی کہ اس کے شوہر کے چرچے ہوں۔ابھی بھی ان سب کی کھسر پھسر جاری تھی۔اس کا دل ویسے بھی رئید کی جانب سے اداس تھا تبھی رخصتی کے وقت جب وہ شازمین کے گلے لگی اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھرگئی۔

دیکھنا تو رئید بھائی تو تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کردیں گے۔"اس" کی دوست اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔وہ بھی سب کچھ بھلاتے ہنس دی۔

رئید خاموشی سے گاڑی میں جاکر بیٹھ چکا تھا۔کبھی اس گاڑی میں بیٹھنا اس کی خواہش تھی لیکن آج یہ گھر چھوڑ کر اس گاڑی میں بیٹھنے کو بھی جی نہیں چاہ رہا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

باپ کے گلے سے لگتے ہی کب کے رکے ہوئے آنسو اس کے گالوں پہ بہہ نکلے۔

اچھی بیٹیاں اپنے گھر سے ناراض ہوکر باپ کے گھروں میں نہیں آیا کرتی۔ہر" طرح کے حالات کا مقابلہ کرتی ہیں۔مجھے امید ہے تم بھی اپنے باپ کی عزت کا مان رکھو گی۔"ان کی مدھم سی آواز پہ اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔وہ سمجھ نہ پائی کہ وہ اس وقت یہ باتیں کیوں کررہے ہیں۔

تمہاری ڈولی رخصت کررہا ہوں اب تمہارا اس گھر سے جنازہ ہی اٹھنا" چاہیے۔"ان کے سفاک لب و لہجے پہ وہ بے ساختہ لڑکھڑائی تھی۔شازی نے بروقت اسے سنبھالا اور بےیقین نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

آپ یہ کیا۔"اماں نے تڑپ کر انہیں ٹوکنا چاہا لیکن وہ ہاتھ اٹھا کر انہیں" روک گئے۔ابا نے خود آگے بڑھ کر اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ خاموش نگاہوں سے اپنے بچپن کے اس آنگن کو دیکھتے گاڑی میں سوار ہوگئ۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ابا نہ سہی میں ہوں تمہاری بہن۔اگر تجھے کبھی بھی ضرورت پڑی میری تو" میرے پاس آنا ٹھیک ہے۔تمہاری بہن ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔"شازمین شیشے میں جھکتے اس کا گال چھو کر بولی۔صلہ نرمی سے مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ روز جیسی نہ تھی۔گاڑی کے چلتے ہی اس نے تمام تلخ یادوں کو ذہن سے جھٹکا۔

اللہ کرے ایسا نہ ہی ہو کہ مجھے ناراض ہوکر باپ کی دہلیز پہ آنا پڑے۔"اس" نے سچے دل سے آنکھیں موندتے دعا کی تھی لیکن کچھ حالات کچھ وقت قبولیت کے تھوڑی ہوتے ہیں۔

****

مختلف رسومات وغیرہ ہوتے اسے کمرے میں بیٹھے تقریباً گھنٹہ ہوچکا تھا۔بیٹھے بیٹھے اس کی کمر اکڑگئی تھی لیکن اس کا نام و نشان تک نہ تھا جس کیلیے وہ یہاں موجود تھی۔پورا راستہ بھی اس کا موڈ سپاٹ ہی رہا تھا۔پھر بھی اسے امید

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھی کہ وہ اس کو سر آنکھوں پہ ضرور بٹھائے رکھے گا۔آنکھوں میں وہی خواب سجائے وہ بیڈ پہ بیٹھی تھی جو ہر لڑکی سجاتی ہے۔کچھ ہی دیر میں کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ وہ سمٹ کر بیٹھی۔قدموں کی چاپ نزدیک سے ابھررہی تھی۔صلہ کا دل دھک دھک کررہا تھا۔اس کے نزدیک آکر وہ سلام کرتے اس کے عین سامنے بیٹھا۔صلہ کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔یہی سے تو اس کی خوشقسمتی کی شروات ہونی تھی۔اس نے آنکھوں کو میچ لیا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کب سے میری منتظر تھی لیکن میں رات کو ماما کے پاس یونہی دو گھنٹے گزارتا ہوں۔انہیں دوا وغیرہ دے کر ہی کمرے میں آتا ہوں۔آج سے پہلے یہ ذمہداری میری تھی لیکن اب سے یہ ذمہداری تمہاری ہے اور اس ذمہداری میں مجھے کوئی کوتاہی برداشت نہیں ہے۔:"وہ جو اس سے اپنی تعریف سننے کی خواہاں تھی غیر متوقع بات پہ دھک سے رہ گئی۔وہ شادی کی پہلی رات اس سے یہ گفتگو کررہا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"میری ماں اور بہن میری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہیں۔میں نہیں چاہتا کہ تم ان کی حق تلفی کرو۔"صلہ سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ اس سب میں وہ کہاں ہے لیکن زبان تو جیسے سل گئی تھی۔

"اس سب کے جواب میں تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اس گھر میں نہ پہننے اوڑھنے کی نہ پیسوں کی ہر چیز کی ریل پیل ہے یہاں بس تمہیں اب سے ہر چیز کا خیال رکھنا ہے۔آفٹر آل تم اسی چیز کیلیے تو لائی گئی ہو۔"وہ سنجیدگی سے مزید کچھ بھی بول رہا تھا لیکن صلہ کا دماغ سائیں سائیں کررہا تھا۔بہت سے سوالات اس کے لبوں پہ ہی آکر دم توڑگئے تھے۔

"جی ٹھیک ہے۔"وہ اس کے جواب میں بولی بھی تو کیا۔"

"تمہارا اس گھر سے اب جنازہ اٹھنا چاہیے۔"ابا کی آواز زور و شور سے اس کی سماعتوں میں لہرائی۔وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔کیا یہاں صرف پیسہ ہی سب کچھ تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بس مجھے ماما سے تمہاری کوئی شکایت نہ ملے۔ان کے ساتھ اچھے سے رہنا" ہمیشہ۔"وہ اپنی شیروانی اتارتے تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔اسے یاد آیا کہ کیسے یاسر بھائی یونہی چلتے پھرتے شازی کی تعریف کردیا کرتے تھے اور اس وقت وہ ان سے کس قدر چڑا کرتی تھی۔شازی آپی بھی تو ان کی تعریف پہ کھل اٹھتی تھی۔واشروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پہ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔تقریباً دس منٹ تک وہ وہی کھڑی رہی یہاں تک کہ وہ بیڈ پہ آکر لیٹ بھی گیا۔اس کی سوچوں کا دائرہ نہ ٹوٹا تھا۔

اور ہاں ایک اور بات آئندہ اتنی لیپا پوتی کرنے کی قطعی ضرورت نہیں" ہے۔مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے۔"اس کی بات پہ اس کا دل خون کے آنسو رو دیا تھا۔

لیکن مجھے تو یہ سب اچھا لگتا ہے۔"وہ ہمت کرکے دھیمے سروں میں بولی" جیسے وہ اس کی خوشی میں خوش ہوگا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

واٹ سو ایور۔تمہاری پسند نا پسند اب معنی نہیں رکھتی۔میرے مطابق چلو گی" تبھی یہ شادی کامیاب رہے گی۔"وہ اکھڑے لہجے میں بولتے لیٹ گیا۔اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑائی تھی اور آج ابھی اور اسی لمحے سے اس کا دل ٹوٹنے کی شروات ہوئی تھی۔

وہ خوش نصیب تھی یا حرماں نصیب۔یہ سوال مسلسل اس کے ذہن میں منڈلارہا تھا۔پیسہ سٹیٹس اور خوبصورتی کرنے والی صلہ کو آج شدت سے شادی کی پہلی رات ہی اس بات کا ادراک ہوا تھا یہ سٹیٹس اور خوبصورتی وغیرہ وقتی چیزیں ہیں۔ذہنی سکون پیسے اور خوبصورتی سے نہیں بلکہ عزت محبت اور توجہ سے حاصل ہوتا ہے جو اس کا شوہر اسے دینے سے نابلد تھا۔

وہ اسے جھنجھوڑ کر سوال کرنا چاہتی تھی کہ کیا وہ خوبصورت نہیں تھی یا اس کی پسند نہیں تھی۔محلے کی رابعہ اور اس کا شوہر آنکھوں کے دریچوں میں لہرایا تو آنکھوں میں پانی بھرآیا۔ٹھیک کہا تھا اماں نے پانچوں انگلیاں سچ میں برابر نہیں

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہوتی۔وہ چینج وغیرہ کر کے جوں ہی بیڈ پہ آکر لیٹی تو رئید نے سرعت سے اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

"بیوی چاہیے تو نہیں تھی لیکن ماں کو بہو کی تلاش تھی لیکن اب اپنی تمام تر ضروریات تو تمہی سے پوری کروں گا نا۔"اس کے الفاظ تیز دھاڑ کی مانند تھے جو اسے تڑپا کر رکھ گئے۔وہ چاہ کر بھی مزاحمت نہ کرپائی تھی۔

کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے گھٹنوں سے سر اٹھاتے آنے والے کو دیکھا۔ماضی کی کوتاہیوں کا باب بند ہوچکا تھا اور یہ۔یہ تو سزا تھی جو جیتے جی اسے مارنے پہ تلی تھی۔

****

اگلے دن سے اس نے ایک بار پھر سے چپی سادھ لی تھی۔ناشتہ تیار کرتے وہ بے دھیانی میں چولہے کے سامنے کھڑی تھی کہ چائے ابلنے کا احساس ہی نہ ہوا۔معلوم تو اس وقت ہوا جب گرم گرم چائے ہاتھ پہ گری۔وہ سی کر کے رہ

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گئی۔اس نے سر جھٹک کر کپ میں چائے انڈیلی۔آج رئید بھی اتوار ہونے کی بدولت گھر ہی تھا۔اسی دوران نیلم کچن میں داخل ہوئی۔اس کا کچن میں آنا اس کیلیے بلکل غیر متوقع تھا۔

تم چلو نیلم میں لاتی ہوں۔"وہ نرمی سے بولی۔وہ اس کی بات ان سنی کرتے" چائے کی ٹرے اٹھاتے باہر نکل گئی۔صلہ خاموشی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ٹرے میں مختلف لوازمات سجاتے وہ جوں ہی کمرے کے دروازے تک پہنچی اندر سے بولنے کی آوازیں آرہی تھی۔

"تم کیوں لے آئی گڑیا۔صلہ کرلیتی۔"

بھابھی مصروف تھیں بھائی اسی لیے میں لے آئی۔اب اتنا تو میں کرسکتی ہوں۔"اس کی جعلی معصومیت پہ باہر کھڑی صلہ نے لب بھینچے۔وہ ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ تینوں باتیں کرتے خاموش ہوگئے۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جب کام نہیں کرنا چاہتی تو ہمیں بتادو ہم ماں بیٹی اپنا بندوبست خود ہی کرلیتی ہیں۔"

"نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔جب تک میں ہوں آپ کو کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ ان کی پلیٹ میں ناشتہ ڈالتے دھیمے سے بولی۔اس کے چہرے کا خالی پن دیکھ رئید نے لب بھینچے۔نومیہ اس کے دھیمے پن پہ جی کڑا کر رہ گئی۔وہ اتنی خاموش اور صابر کیوں تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ناشتہ وغیرہ کرتے وہ باہر نکلی تو ایک بار پھر اس کی سماعتوں میں ان کی آواز ٹکرائی۔

"مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا ذہنی توازن ہی درست نہیں ہے تبھی کچھ بولتی نہیں ہے۔نجانے کیا سوچتی رہتی ہے۔عنقریب یہ پاگل بھی ہوجائے گی۔بڑا ناز تھا اسے اپنی خوبصورتی پہ۔ایسی لڑکیاں کہاں ٹکتی ہیں پھر۔کیاپتہ اسی بدولت کوئی اولاد نہ ہو۔کوئی دوا وغیرہ لیتی ہو۔میری جان تم میری مانو دوسری شادی کرلو۔لڑکی میں تمہارے لیے پسند کرچکی ہوں۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نہیں ماما لڑکی اس بار میں نے خود پسند کی ہے۔میری سیکرٹری ہے وہ۔آپ بس نکاح کی تیاریاں کریں۔سادگی سے سب کچھ ہوگا۔"باہر کھڑی صلہ کے قدموں تلے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی تھی۔اس نے ٹرے پہ گرفت مضبوط کرلی۔کسے اپنے دل کا حال سناتی۔اس لمحے اسے شدت سے کسی اپنے کی کمی محسوس ہوئی تھی۔کمرے سے نکلتے ہی اس کی نگاہ سیدھا صلہ کی بھیگی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔

میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی بڑی مجھے سزا سنائی گئی۔کیا آپ کی" عدالت میں تھوڑا سا بھی رحم نہیں کھایا جاتا۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

اولاد چاہیے مجھے۔دے دو مجھے اس شادی سے ابھی اسی وقت پلٹ جاؤں گا" لیکن اگر اسکے بعد بھی اتنی ہی تکلیف اٹھ رہی ہے تو اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جتانے والے لہجے میں بولا۔اس نے بنجر نگاہوں سے رئید کو دیکھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کاش میں وہاں جاسکتی رئید۔کچھ باپ بیٹیاں بیاہتے نہیں دفناتے ہیں۔مر تو" نجانے کب سے گئی ہوں میں نجانے سانس کیوں چل رہی ہے۔بس جنازہ اٹھنے کی دیر ہے اور مجھے اسی رہائی کا انتظار ہے۔تھک گئی ہوں چھ ماہ کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہوتا۔"وہ لبوں سے تو کچھ نہ بولی بس اس کی آنکھوں میں دیکھ یہ سب کچھ کہہ گئی تھی۔

مم۔مبارک ہو آپکو۔"وہ اپنے کپکپاتے لبوں کو آپس میں پیوست کرتے اکھڑتی" سانسوں کے درمیان بولی تھی۔رئید نے ناگواری سے اسے دیکھتے فون کان سے لگایا تھا۔

****

اپنے کہے کے مطابق وہ اس واقعے کے ہفتے بعد ہی اس لڑکی کو بیاہ لایا تھا۔صلہ نے اس کی آمد پہ ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی تھی اس کے علاوہ کچھ نہ بولی۔نومیہ اور نیلم بھی اس کے ساتھ بے حد اچھی تھی۔سانولی رنگت کی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حامل عائشہ اسے کافی نرم خو محسوس ہوئی تھی۔اتنے دنوں میں ان دونوں کے درمیان ایک لفظ کا تبادلہ نہیں ہوا تھا۔سارے کاموں سے فراغت حاصل کرتے وہ اپنے کمرے میں بند ہوجایا کرتی تھی۔دس دن سے رئید کمرے میں بھی آیا تھا۔ایک دن وہ کھوئے کھوئے انداز میں لاؤنج میں ہی صوفے پہ بیٹھی اپنے ناخن کھرچنے میں محو تھی کہ نیلم چلی آئی۔

"میری دوستیں آرہی ہیں۔کچھ کھانے کا انتظام کردیں۔"

میں کردیتی ہوں نیلم۔ویسے بھی اپنے اور رئید کیلیے میں چائے بنانے جارہی ہوں۔"عائشہ نے پیشکش کی۔

ارے آپ کیوں کریں گی۔ایسا کریں آپ کی اور بھائی کی چائے بھی یہی" بنادیں گی۔"وہ صلہ کو حکم صادر کرتے کمرے میں چلی گئی۔صلہ اسے بنا مخاطب کیے کچن میں جاگھسی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نکاح سے قبل میں نہیں جانتی تھی کہ میں کسی کی حق تلفی کرنے جارہی ہوں۔"عقب سے ابھرنے والی عائشہ کی آواز پہ اس نے چونک کر اسے دیکھا مگر کوئی جواب نہ دیا۔

"کیوں برداشت کررہی ہو تم یہ سب کچھ۔خوبصورت ہو پڑھی لکھی ہو پھر چہرے پہ یہ بے بسی کیوں۔"اس کی بات پہ صلہ کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔

"اچھے نصیب ان چیزوں سے نہیں جڑے ہوتے۔"وہ مختصر بولی۔عائشہ نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔

"گھر میں کبھی کسی کو کچھ بتایا۔"اس کی بات پہ صلہ نے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔جلے پہ جیسے کسی نے نمک چھڑکا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پپ۔پلیز یہاں کچھ مت بولو۔رئید سن لیں گے اور پپ۔پھر مجھے طلاق دے" دیں گے۔"وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔عائشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کا غصہ عود آیا۔

کب تک خود کو مظلوم ظاہر کرو گی ہمت کرو۔اپنے ماں باپ کو بتاؤ۔ماں باپ" کبھی اتنے سنگ دل نہیں ہوسکتے۔پچھتا تو اب میں رہی ہوں رئید جیسے دوغلے انسان کے ساتھ جڑنے پہ۔"وہ دانت پہ دانت جماتے وہاں سے نکلتی چلی گئی البتہ عائشہ کی باتیں اس کے ذہن میں چپک کر رہ گئی۔اس نے ایک بار قسمت آزمانے کا سوچا۔

****

اگلے دن عائشہ کی کی گئی باتوں کی بدولت وہ گھر چلی آئی تھی لیکن لاؤنج کے وسط میں صوفے پہ بیٹھی شازمین کو دیکھتے اس کا ضبط چھناکے سے چکنا چور ہوا تھا۔وہ بھاگنے والے انداز میں اس کی جانب بڑھی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

صلہ میری جان۔"وہ اس کے سینے سے لگتے ہچکیوں سے رودی۔اماں بھی" اس کی حالت پہ بوکھلائی۔

"میری جان میرا بچہ میری گڑیا کیا ہوا ایسے کیوں رورہی ہے۔"

آپکی گڑیا مرجائے گی اماں۔مرجائے گی آپکی گڑیا۔تھک گئی ہوں میں" اماں۔بہت کوشش کی ہے سب سہن کرنے کی لیکن کچھ نہیں ہوا۔میں نہیں برداشت کرپارہی اماں۔پلیز مجھے وہاں واپس نہیں جانا۔"وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ناہید کا دل دہل گیا لیکن اس کے منہ سے رئید کی دوسری شادی کا سن انہوں نے اپنا سینہ پیٹ ڈالا۔شازمین نے بےیقینی کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

"مم۔مجھے میرے ہی کیے کی سزا ملی ہے۔"

نہیں میری جان خواہش ظاہر کرنا کوئی گناہ تو نہیں۔"شازمین نے اسے تسلی" دی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نہیں میں نے اللہ کی بنائی ہوئی تخلیق کا مذاق بنایا اور گھمنڈ بھی تو کیا" تھا۔"وہ پھیکی سی مسکراہٹ سمیت بولی۔انہوں نے نفی میں سر ہلاتے اسے سینے میں بھینچ لیا۔وہ اتنے عرصے سے کس ٹروما سے گزررہی تھی یہی ان کا دماغ جھنجھنانے کو کافی تھا۔

میں تیرے ابا سے بات کروں گی۔ہم نے بیٹی دی تھی کوئی ملازمہ نہیں" انہیں۔"اماں سے اسے ساتھ لگائے تسلی دیتی رہی۔شازمین نے بھیگی نگاہوں سے اپنی سب سے خوبصورت بہن کو دیکھا تھا۔صد شکر تھا نازو گھر نہ تھی ورنہ نجانے کیا کیا سوچ لیتی۔

****

اب صلہ وہاں واپس نہیں جائے گی۔"رات کو بالآخر انہوں نے ابا سے ہمت" کرکے کہ ڈالا۔جواباً انہوں نے اسے جیسے دیکھا وہ ان کا دل دہلانے کو کافی تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں نے اپنی بیٹیوں کو یہ نہیں سکھایا اسی لیے تم بھی ان معاملات میں نہ" بولو۔بیٹیاں اپنے گھر میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ویسے بھی وہ اب اپنے شوہر کی ذمہداری ہے۔"وہ تنبیہی لہجے میں بولتے ایک بار پھر ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہوگئے۔دروازے کے اوٹ میں کھڑی صلہ تھک ہار کر دیوار سے پشت ٹکا گئی۔

وہ وہاں خوش نہیں ہے آپ یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔وہ لوگ ظلم" "کرتے ہیں۔

ضرور یہ بھی زبان چلاتی ہوگی آگے سے۔تم جانتی ہو اس کی عادت کو۔ویسے" بھی سسرال میں ایڈجسٹ کرتے وقت درکار ہوتا ہے۔کیا تم نے نہیں کیا تھا۔"انھوں نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ میرا شوہر تھا اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔"

جو بھی ہے بیٹیوں کو گھر بسانا سکھاؤ اجاڑنا نہیں۔اپنے گھر والوں کا خیال" کرے اور شوہر کو بھی سمجھے۔دوبارہ یہاں آنے کی نوبت نہیں آئے گی۔بیٹیاں

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

باپ کے گھر بیٹھتی اچھی نہیں لگتی۔ابھی نازو کی ذمہداری ذہن پہ بوجھ ہے ایک اور کو واپس سر پہ بٹھالوں۔"انھوں نے کرختگی سے بولتے بات ہی ختم کر ڈالی۔باہر کھڑی صلہ کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا۔

کہاں جارہی ہو تم۔"شام کے وقت وہ بیگ شانے پہ ڈال رہی تھی جب" شازی نے اس کی کلائی تھامی۔

اکون کی تلاش میں۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولتی اسے خاموش کرواگئی۔"

امید ہے اگلی بار جب آپ سے ملاقات ہوگی مسکراتے ہوئے ہوگی"

ابا۔"دروازے سے باہر نکلتے وہ ابا کی آنکھوں میں دیکھتے مسکرا کر بولی۔انھوں نے اس کی بات پہ کوئی جواب نہ دیا بس اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"صلہ میری جان۔"

جانے دو اسے۔وقتی غصہ ہے ٹھیک ہوجائے گی۔"وہ روتی بلکتی ناہید کو" سنبھالنے لگے۔شازی کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

****

اس دن کے بعد اس نے مکمل طور پہ اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔کسی سے مخاطب ہونا چھوڑ دیا تھا۔بس اللہ کو مخاطب کرنا۔لمبی لمبی دعائیں مانگنا۔رونا بلکنا بس اکیلے کمرے میں اس کا ہمراز صرف اللہ تھا۔ کبھی کبھی تو رئید بھی اس کی خاموشی سے اچھا خاصہ چڑ جاتا تھا۔انہی دنوں میں گھر میں خوشی کی لہر دوڑگئی جب عائشہ کی امید سے ہونے خبر انہیں ملی۔

تم یہاں سے اب بلکل نہیں ہلو گی سب کچھ صلہ دیکھ لے گی۔"یہ کہنے والا" اس کا شوہر تھا۔وہ ماتھے پہ شکن لائے بغیر مسکرائی۔

میں سب سنبھال لوں گی عائشہ۔اس نے بھی مسکرا کر وہی بات دہرائی۔

"یہ اس کا کام نہیں ہے رئید۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں بول رہا ہوں تو یہ اسی کا کام ہے۔"رئید کے سخت لہجے پہ عائشہ نے لب بھینچے اور صلہ پھر بھی مسکرادی۔اس کے بعد اس نے ہر طرح سے عائشہ کا خیال رکھنا شروع کردیا۔

"میں قصوروار ہوں تمہاری۔تمہاری خاموشی مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے صلہ۔میں نے تم سے تمہارا شوہر چھینا ہے۔"عائشہ کی بات پہ وہ دھیما سا ہنسی۔

"تم نے نہیں چھینا۔میں نے سب کچھ خود ختم کیا ہے۔میرے ابا کہتے ہیں کہ جو بیٹیاں اپنا گھر نہیں سنبھال پاتی وہ ایسے ہی رُل جاتی ہیں۔شاید میں بھی نہ سنبھال سکی۔"وہ ہنستے ہنستے بولی۔عائشہ کو اس کی ہنسی سے خوف سا محسوس ہوا۔اس کے بعد ہر گزرتا دن وہ عائشہ کی دیکھ بھال کرتی رہی اور عائشہ کا زہن تو مسلسل اس کو کچوکے لگاتا تھا۔اسے محسوس ہوتا تھا جیسے اس سب کی ذمہدار صرف وہ تھی۔صلہ کی خاموشی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

****

کیا کبھی صلہ نے آپ کے ساتھ کچھ غلط کیا جو آپ سب یہ کرتے ہیں"

اس کے ساتھ۔"عائشہ کے سوال پہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔اسے بلکل بھی

توقع نہیں تھی کہ وہ اس سے یوں احتساب کرے گی۔عائشہ جو جوس دینے آتی

صلہ کا ہاتھ وہی ہینڈل پہ تھم گیا۔

نہیں بس وہ میری پسند نہیں تھی۔مجھے ایسی لڑکیوں میں کوئی خاص لگاؤ"

"نہیں تھا۔

کیسی لڑکیوں میں۔"عائشہ کا دماغ وہی اٹک گیا۔"

ماما کہتی تھی کہ شادی سے پہلے بھی اس کا کسی کے ساتھ چکر تھا تبھی اس"

کا باپ اس کی جلدی شادی کروانا چاہتا تھا۔ایسی لڑکیاں شادی کے بعد بھی

"کچھ بھی۔

اب آپ کسی پہ بہتان لگارہے ہیں رئید۔"عائشہ نے اسے ٹوکا۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں اس کی اتنی پرواہ کیوں ہے۔"وہ ہنسا۔وہ سوتن ہے تمھاری۔"

کیونکہ وہ اتنی قصوروار دکھتی نہیں جتنا آپ سب نے اسے مل کر بنادیا ہے۔اللہ" کے قہر سے ڈریں۔"عائشہ سرد لہجے میں بولی۔رئید کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔صلہ نے آنکھیں موندی۔ابھی موت سے قبل یہ الزام بھی برداشت کرنا تھا۔اسے آج تک یہ بات سمجھ نہ آسکی کہ کیوں نومیہ نے رئید کو اس کے متعلق اتنا بدگمان رکھا تھا۔

"کیا آپ کو بھی ایسا لگتا ہے رئید کہ صلہ ایسی ہوسکتی ہے۔"

ہو بھی سکتا ہے۔ماما سے کافی الجھتی بھی رہتی تھی۔ویسے بھی خوبصورت ہے" ایسی لڑکیوں کو اپنی خوبصورتی کا کچھ زیادہ ہی زعم ہوتا ہے۔"صلہ جانتی تھی کہ وہ نومیہ کی زبان بول رہا ہے۔وہ بنا کوئی شکوہ کیے خاموشی سے وہاں سے پلٹ آئی۔پورے وجود میں کپکپاہٹ سی طاری تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں خوبصورت ہوں میں پڑھی لکھی ہوں مجھے حسین مرد چاہیے جسے دیکھ کر" میری دوستیں میری واہ واہ کریں۔"اپنی ہی کہی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔وہ اپنے کانوں پہ ہاتھ جما گئی۔

کیا میں بھی تمہاری طرح کسی اول جلول سے رشتے کی حامی بھرلوں۔"اپنی ہی" تمسخرانہ آواز پہ وہ لڑکھڑاتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پہ گری تھی۔

ایسے دو تین پتھر کے سیٹ میں شادی کے بعد تمہیں دوں گی۔"وہ وہی زمین" پہ چت لیٹ گئی۔سانس دھیما دھیما چل رہا تھا۔وہ تھکنے لگی تھی۔

وہ بھی آگے سے زبان چلاتی ہوگی تمہیں اس کی عادت کا پتا تو ہے۔"ابا کی" آواز اسکی سماعتوں میں گونجی۔وہ آہستگی سے آنکھیں موند گئی۔

اماں۔"اس کے لب بےآواز ہلے۔"

اچھی بیٹیاں باپ کے گھر آکر نہیں بیٹھتی اور انہیں بے عزت نہیں" کرواتی۔تمہارا اب اس گھر سے جنازہ ہی اٹھنا چاہیے۔"ابا کے سفاک لب و لہجے

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کانوں میں گونجتے ہی اس نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔ایکدم دل کا درد ہر حد تجاوز کرگیا۔

میں تھک گئی ابا۔"ایکدم اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔زندگی کی ڈور" ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی۔

****

اب تک جاگی نہیں کیا صلہ۔"کھانے کی میز پہ صرف عائشہ کو ہی اس کی" کمی محسوس ہوئی تھی۔وہ بے چینی سے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تھی لیکن سامنے دکھائی دیتا منظر دیکھ اس کا دماغ سنسنا اٹھا۔

"وہ۔وہ صلہ کو کچھ ہوگیا ہے۔"

کیا ہوا ہوگا۔آئے روز تو اسے ہوتا رہتا ہے۔دراصل کاموں سے بھاگتی" ہے۔:ساس کے الفاظ سن عائشہ نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔وہ خوفزدہ سی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ڈرائیور کے ساتھ اسے لیتے ہسپتال کیلیے روانہ ہوئی تھی۔اس کے فون سے وہ شازمین کو فون کرنا نہیں بھولی تھی۔

صلہ پلیز مجھے ساری زندگی کا پچھتاوا مت دے کر جانا۔"وہ روتے ہوئے اسے" مخاطب تھی۔دو تین بار اس نے رئید کو فون ٹرائے کیا لیکن اس کا فون بند جارہا تھا۔اس کے نکلتے ہی کچھ لمحوں کی توقف کے بعد رئید گھر آیا تھا لیکن لاؤنج میں اسے کوئی دکھائی نہ دیا تھا۔وہ شانے اچکاتے نومیہ کے کمرے کی جانب بڑھا۔

"ماما کہی اس دوا سے تو کوئی اثر نہیں ہوگیا۔"

اس سے کیا ہوسکتا تھا بھلا۔بس بچہ روکنے والی دوا تھی وہ کہ بس وہ کبھی" ماں نہ بن سکے۔"رئید کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھایا۔مطلب وہ ماں بن سکتی تھی۔اس میں کوئی کمی نہ تھی۔

"اگر بچہ چاہیے ہی نہیں تھا تو پھر شادی کیوں کروائی بھائی کی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گھر کیلیے ملازمہ جو چاہیے تھی مفت کی۔ویسے بھی بلا کی حسین تھی رئید اس" پہ فریفتہ ہوجاتا تو اپنا سب کچھ اس پہ لٹادیتا اور پھر اگر اس سے اولاد ہوجاتی تو اس کے بعد تو وہ ماں کو بھول ہی جاتا۔بس اسی لیے روز وہ دودھ دیتی رہی اور ایک تیر سے دو شکار ہوتے رہے۔نہ وہ ماں بنی اور رئید کی نگاہ میں میں اچھی بنی رہی۔"وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑرہی تھی اور وہ سن کھڑا ان کی گھناؤنی صورت دیکھ رہا تھا۔آنکھوں کے دریچوں پہ صلہ کی روتی آنکھیں لہرائی۔

میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔کیا آپ میرے ساتھ کھائیں گے۔"اس کی" آواز پہ اس کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے۔

ماں تو عائشہ بھی بننے والی ہے۔

اس کا مجھے ڈر نہیں ہے کیونکہ وہ شکل سے ہی بھولی ہے اسے میں نے" یوں مٹھی میں کرلینا تھا اور رہی بات رئید کی میری تو غلط باتیں بھی اسے سچ لگتی ہے۔صلہ سے ایسے ہی تو اسے متنفر کیا ہے۔"وہ مزید بھی کچھ بول رہی

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھی لیکن اس میں بلکل بھی سکت نہیں تھی۔ایکدم اس کا فون بجا تھا۔اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا اور نومیہ اور نیلم بھی چونکی۔دونوں کے چہروں کی ہوائیاں اڑگئی۔وہ باہر کو بھاگی۔رئید نے سرخ آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھا۔

اپنی ہی اولاد کو برباد کردیا آپ نے۔صلہ کو بے نام موت ماردیا آپ نے صرف" اپنے بیٹے کو بانٹنے کے خوف سے۔"وہ بے یقین تھا۔

آپ نے اچھا نہیں کیا ماما۔:وہ سرسراتے لہجے میں بولتے باہر کی جانب بھاگا" اور عائشہ کے بتائے گئے ہسپتال کی جانب بڑھا۔آنکھوں کے سامنے بار بار دھند چھارہی تھی۔

میری کمر میں بہت درد ہے رئید۔"اس کی آواز پہ رئید نے اپنے نکلنے والے" آنسوؤں کو سختی سے رگڑا۔

"میں تھک گئی ہوں رئید۔"

"میری سماعتیں چوڑیوں کی چھنکار سننے کو ترس گئی ہیں۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

آپ کبھی بھی میری لیے کچھ نہیں لائے رئید۔"اس کا شکوہ کرتا لہجہ اس کی" جان نکال رہا تھا۔

آپ کبھی میری بات پہ بھی یقین کیا کریں رئید۔"گاڑی ایک جھٹکے سے" ہسپتال کے پارکنگ لاٹ میں رکی تھی۔وہ اندر کو بھاگا جیسے سب کچھ بچالینا چاہتا ہو۔

اب میں تمہیں منالوں گا۔"وہ پریقین تھا لیکن عائشہ کے بتائے گئے کمرے" کے باہر رکتے ہی اس نے نا سمجھی سے سب کو دیکھا جن کی آنکھیں ویران تھی۔

کک۔کیا ہوا۔"کسی انہونی کے خیال سے اس کا لہجہ ڈوبا ہوا تھا۔"

آج صلہ سچ میں ختم ہوگئ۔"شازمین اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بس جیسا اللہ کا حکم۔"یاسر نے اسے ساتھ لگاتے تسلی دی لیکن اسی لمحے اسے ہسپتال کی عمارت اپنے سر پہ گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ نفی میں سر ہلاتے پیچھے قدم بڑھانے۔لگا۔

"آپ ہیں ذمہدار اس کی موت کے۔کاش ابا آپ کا ذہن بیٹیوں کے معاملے میں ایسا نہ ہوتا۔جائیں اٹھائیں اب اس کا جنازہ۔اس نے آپ کا مان رکھ لیا۔سب کچھ تنہا سہتے سہتے وہ ہارگئی ابا۔"شازمین نے انہیں پیچھے کی جانب دھکیلا۔یاسر نے بمشکل اسے سنبھالا تھا۔رئید نے خالی خالی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تھی۔

"تم ہی اس کی قسمت میں اچھے ثابت ہوجاتے۔تمہیں چاہ کر خود کو خوش قسمت بولنے والی حرماں نصیب نکلی۔"شازمین کی بات پہ وہ اونچا لمبا مرد صلہ کی تمام باتیں یاد کرتے زمین پہ گرتا پھوٹ پھوٹ کر رودیا تھا۔ایک کہرام مچا ہوا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

****

امید ہے اگلی بار جب آپ سے ملاقات ہوگی تو مسکراتے ہوئے ہوگی۔"اس" کے کفن میں لپٹے روشن چہرے کو دیکھ ان کے ہاتھ کپکپائے تھے۔وہ بے دم سے ہوتے اس کی چارپائی کے پاس ہی ڈھے گئے۔ان کے کرخت چہرے پہ دنیا جہان کی تھکن آسمائی تھی۔

ابا۔"آس پاس کہی سرگوشی ہوئی تھی۔انہوں نے تڑپ کر چہرہ اٹھایا سامنے" ہی سفید لباس میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح مسکراتی ان کے سامنے بیٹھ رہی تھی۔انہوں نے تڑپ کر اسے چھونا چاہا لیکن بے سود۔شادی کے بعد اس کی یہ مسکراہٹ کہاں دیکھی تھی۔کبھی انہوں نے خواہش بھی تو نہیں کی تھی۔

میرے جنازے کو سہارہ دیں گے نا۔"وہ آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھ" رہی تھی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تو واپس لوٹ آ۔ مم۔میں اپنے سینے سے لگا کر رکھوں گا تجھے۔ مم۔مجھے" معاف۔"ان کی بات پہ وہ کھوکھلا سا ہنسی۔

طہت سکون ہے یہاں ابا۔دنیا میں اچھا نہیں لگتا تھا۔جب سینے سے لگنا" چاہتی تھی جب تو دھتکار دیا تھا تو چلی گئی تو اب یہ پچھتاوا کیوں ابا۔"وہ دھیمے سے بولی۔

ابا یہ جنگ لڑنا بہت کٹھن تھا اسی لیے ہارگئی۔ایک بات مانو گے میری" ابا۔"وہ ان سے وعدہ لے رہی تھی۔

ابا نازو کی شادی جہاں بھی کریں بس شوہر ساتھ دینے والا ہو۔پیسہ تو آن" جان والی چیز ہے عورت کو سب سے زیادہ طلب عزت اور محبت کی ہوتی ہے۔میں نے آپ کا مان رکھا نا اس گھر سے میرا جنازہ اٹھا اب آپ بھی میری بات کا مان رکھیے گا نازو کو اس قسم سے آزاد کردیجیے گا تاکہ دوبارہ کسی صلہ کو

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مرنا نہ پڑے ورنہ میری روح سسکتی رہے گی۔جہاں وہ غلط ہو اسے سمجھانا لیکن

"جہاں وہ مظلوم ہو وہاں اسے حق کیلیے لڑکے کیلیے کہنا ابا۔

مجھے معاف۔"انہوں نے ہاتھ جوڑے۔وہ اس کے عکس سے مخاطب تھے۔"

معاف کیا ابا۔صلہ نے آپ کو معاف کیا۔آنے والی ہر صلہ کو نچانے کیلیے"

اس صلہ کا مرنا ضروری تھا۔"اس کی باتوں پہ ابا چہرہ جھکائے پھوٹ پھوٹ کر

رودیے۔اگلے ہی لمحے انہوں نے جوں ہی چہرہ اوپر اٹھایا وہ وہاں موجود نہیں

تھی۔آنکھوں کے سامنے وہی جنازہ اس کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ اطراف

میں اٹھتا شور۔کچھ بھی ویسا نہیں تھا۔شازی ناہید کو ہوش دلارہی تھی۔

ت"تو نے تو معاف کردیا مگر میں شاید خود کو کبھی نہ معاف کرپاؤں۔"انہوں

نے سختی سے اس کی چارپائی کا تھام لیا جیسے اسے کہی نہ جانے دینا چاہتے

ہو۔آنسو ان کی شیو میں جذب ہورہے تھے۔

****

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تاریک کمرے میں بس کرسی کے جھولنے کی آواز گونج رہی تھی۔آنکھوں کے نیچے حلقے پھپھڑی زدہ ہونٹ اس میں دبا سیگریٹ وہ کہی سے وہ مغرور رئید نہیں محسوس ہورہا تھا۔غرور کرنے کو باقی رہ کیا گیا تھا۔نہ کوئی صلہ تھی نہ عائشہ۔صلہ کو یاد کرتے اس کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگی تھی۔اس کی موت کو مہینہ بیت چکا تھا لیکن اس کا دکھ ہر گزرتے دن کے ساتھ اندر ہی اندر اسے کھائے جارہا تھا۔عائشہ بھی تو اس کے ساتھ ہی نجانے کہاں جاچکی تھی۔بس ایک میسج موصول ہوا تھا اسکا۔

"آج وہ مرگئی کل کو میں بھی تم جیسے مرد کے ساتھ مرجاؤں گی جو رشتوں میں توازن نہ رکھ سکے۔مانتی ہوں ماں کا مقام سب سے اوپر ہے لیکن بیوی کے بھی کچھ حقوق و فرائض ہوتے ہیں جسے آپ پورا کرنے سے قاصر ہے۔زندگی کے کسی دور میں مجھے اگر ایسا محسوس ہوا کہ آپکی اولاد کو آپکی ضرورت ہے تو شاید میں واپس لوٹ آؤں لیکن وہاں آکر میں صلہ کو یاد کرکے کبھی پرسکون نہیں رہ پاؤں گی۔میں کہاں ہوں یہ میں کبھی آپ کو نہیں بتاؤں گی۔"

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

رئید نے کرسی کی حرکت ایکدم روکی تھی۔ماضی کی تلخ باتیں ایک بار پھر اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔

جانے والی تھی چلی گئی حرماں نصیب تھی۔ہم نے کونسا اس کے ساتھ غلط" کیا۔"یہ نومیہ کے الفاظ تھے جو کسی کی بیٹی کی زندگی اجاڑ کر یہ سب بول رہی تھی۔رئید ان کی بات پہ ٹوٹے ہارے انداز میں ہنسا تھا۔وہ ان سے تمام تعلقات توڑتے تن تنہا ہی اس اندھیر کوٹھری میں بسیرا کر بیٹھا تھا۔وہ فالوقت روشنیوں سے خوفزدہ تھا۔اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اگر وہ باہر نکلے گا تو جگہ جگہ صلہ اس پہ قہقہہ لگائے گی ہنسے گی اس کی بے بسی کا مذاق اڑائے گی۔بس اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ نیلم ان دنوں میں ہی گھر سے بھاگ گئی تھی اور آج اس عالیشان گھر میں بس نومیہ ہی تن تنہا رہتی تھی۔وہ اکیلی رہ گئی تھی اوراسے سب سے کوئی غرض نہیں تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور صلہ کا کیا جو ہم سب کی موجودگی میں بھی تنہا تھی۔"اپنے شوہر کی" موجودگی میں کسی کی توجہ کی طلبگار تھی۔اس نے آنکھیں میچی۔آج وہ بھی اولاد کے ہوتے ہوئے بھی بے اولاد تھا۔

صلہ۔"وہ ایکدم چلایا۔آنکھیں کھولی تو وہی اندھیر نگری مگر اسے ایسا محسوس ہوا" جیسے وہ اس سے دور جارہی ہو۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھامنا چاہا لیکن وہ نفی میں سر ہلاتے قدم پیچھے کی جانب بڑھانے لگی۔

ابا کہتے تھے کہ شوہر کے گھر سے باپ کے گھر واپس مت آنا اور شوہر کہتا" تھا کہ باپ کے گھر چلی جاؤں۔میں نے دونوں کا مان رکھ لیا۔اب تو میں آپ کی پسند ہوسکتی ہوں نا رئید۔"اس کی سرگوشی پہ وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے زمین پہ گر ساگیا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ایک بار واپس لوٹ آؤ صلہ۔میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کردوں گا۔"وہ بھیگے" لہجے میں بولا جواب میں اس کی کھلکھلاہٹ گونجی تھی۔وہ اذیت کے مارے زمین پہ چت لیٹ گیا۔

کیا سچ میں ہم نے اس کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا۔وہ ایک ایک کرکے ساری باتیں سوچتا رہا پرکھتا رہا۔ہاں جیسے رئید اور باقی سب گھر والوں نے اس کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا ویسے ہی ان سب کے ساتھ بھی غلط نہیں ہوا تھا۔یہ انہی کے کیے کی سزا تھی جو انہیں تاعمر جھیلنی تھی اور رئید نے یہ سزا اپنے لیے خود منتخب کی تھی۔

****

ختم شد۔

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

All rights reserved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com